اُردو صحافت کے آغاز و ارتقاء میں علماء اکرام کی خدمات

خاکہ برائے تحقیقی مقالہ

پی۔ایچ۔ڈی اُردو (فیکلٹی آف آرٹس)

مقالہ نگار

سراج انور محمد میراں

نگراں

ڈاکٹر ارشاد احمد خان

स्वामी रामानंद तीर्थ
मराठवाडा विद्यापीठ, नांदेड

سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی ناندیڑ۔

URDU SHAFAT KE AGAZ WA IRTEQUA MEIN ULMA EKRAM KI KHIDMAAT

Synopsis of the PhD Thesis

Urdu (Faculty of Arts)

Submitted By

SIRAJ ANWAR MOHD MIRAN

Under the Supervision of

Dr. Irshad Ahmed Khan

स्वामी रामानंद तीर्थ
मराठवाडा विद्यापीठ, नांदेड

Swami Ramanand Teerth Marathwada University Nanded.

اُردو صحافت کے آغاز و ارتقاء میں علماء اکرام کی خدمات

تعارف : Introduction

آج ہمارے معاشرے میں یہ بات عام ہے کہ علماء کرام صرف دینی مدارس تک محدود رہتے ہیں اور صرف دینی باتیں ہی جانتے ہیں، ان کا عصری تعلیم سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے، یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ ان کے علم اور ان کی سوچ کا دائرہ محدود ہوتا ہے اور ساتھ میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ علماء کرام صرف قوم پرست ہی ہوتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے علماء کرام کو اس ملک سے بے انتہا محبت تھی اور ہمیشہ رہے گی۔ علماء کرام یا دینی مدارس میں زیر تعلیم طلبہ محض فرسودگی اور دقیانوسیت کی ہی نشانی نہیں جیسا کہ دور حاضر میں علماء کرام کی تعلیم اور ان کی فکر و نظر کو لے کر طرح طرح کی بے بنیاد باتیں اور قیاس آرائیاں ان سے منسوب کی جارہی ہیں، جبکہ علماء کرام انتہائی جدید دور میں خود کو ان تقاضوں سے پوری طرح ہم آہنگ اور آشنا کئے ہوئے ہیں۔ اگر ہم تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے زندگی کے ہر شعبے میں تعمیری نوعیت کا کردار ادا کیا ہے اور آج بھی جوش و جذبہ کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ اس ملک کے ہر گلی کوچے سے علماء کرام کی شہادت کی خوشبو آتی ہے۔ بہت سے علماء دین نے جنگِ آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنے ملک کے لئے شہید ہوئے۔ کچھ علماء نے صحافت کو ہی اپنی بات لوگوں تک پہنچانے کا ذریعہ بنایا۔ اور اپنے اخباروں کے ذریعہ قومی یکجہتی کا پیغام دیا۔ اس دور میں علماء کرام نے صحافتی پیشہ وارانہ مفادات سے بالاتر ہو کر شوق جذبہ اصول سے توانائی حاصل کرتے ہوئے ملک وقوم کی رگوں میں نیا خون رواں کرنا چاہا۔ اس کے لئے وہ اعلیٰ مقاصد اور بلند نصب العین رکھتے تھے۔ انہوں نے نہ صرف اپنے اخبارات ورسائل کے ذریعہ قارئین کو گردوپیش کے ماحول سے باخبر رکھنے کی کوشش کی، بلکہ مذہبی، معاشرتی علمی وسیاسی، دائروں میں اصلاح و ترقی کے اس وقت کارنامے انجام دئے، جب ارباب اقتدار صحافیوں کو اپنے لئے خطرہ سمجھتے تھے اور صحافیوں سے اپنے دسترخوان کی ریزہ چینی کروانا چاہتے تھے ایسے حالات میں علماء صحافیوں نے ہمت وحوصلہ سے کام لیا اور سنگین حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ جس کی مثال مولوی محمد باقر، مولانا عبدالماجد دریابادی، مولانا محمد علی جوہر، مولوی ظفر علی خاں اور مولانا ابوالکلام آزاد ہیں۔ یہاں یہ بات بھی غور کرنے کی ہے کہ کسی بھی ڈاکٹر سے یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ وکیل کیوں نہیں بنا، نہ کسی وکیل سے کہا جاتا ہے کہ وہ انجینئر

کیوں نہیں بنالیکن ان علماء کرام سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ہر علم سے آشنا ہوں، علماء کرام نے معاشرے میں پھیلی نہ جانے کتنی برائیوں کے خلاف آواز بلند کی اور معاشرے میں امن وسکون قائم کیا۔

جب جمہوریت کی بنیاد میں جمہوری ممالک میں کافی مضبوط تھی اور لوگ بادشاہت سے بددل ہو کر جمہوریت کی بحالی کو علم انسانیت کے تحفظ و بقا کے لیے ضروری تصور کرتے تھے، جب برطانوی پارلیمنٹ میں لارڈ میکالے نے پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے اخباری نامہ نگاروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ " وہاں جو اخبارات کے نمائندے تشریف فرماں ہیں، وہ اقلیم کا چوتھا طبقہ ہے"۔

صحافت معاشرے کے لیے ایک تحفہ ہے جو زمانے کے ساتھ اپنا پیکر بدل کر انسان کی نفسیاتی، معاشرتی، ثقافتی تمدنی علمی اور قومی ضرورتوں کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرے کا آئینہ بھی ہوتی ہے۔کسی بھی زمانے کا عکس صاف طور پر اس وقت کے اخبارات ورسائل میں دکھائی دیتا ہے۔

ہندوستان میں اردو صحافت کی تاریخ دوسو سال پر محیط ہے، ابتداء سے تا حال بڑی تعداد میں مذہبی، سیاسی، سائنسی، حکمت، وطبی، تجارتی، فلمی، ادبی تعلیمی ادارے یا کسی گروہ کی ترجمانی کے لیے اردو اخبارات ورسائل شائع ہوتے رہے ہیں۔ان اخبارات ورسائل کو جاری کرنے میں علماء کرام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے میں نے اپنے استاد ونگراں کار ڈاکٹر ارشاد احمد خاں صاحب کے نیک مشوروں سے اپنی تحقیق کا عنوان ''اردو صحافت میں علماء کے خدمات'' رکھتے ہوئے پانچ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔میرے مقالے کا پہلا باب اردو صحافت کا آغاز وارتقاء ہے۔اس باب کے پہلے حصہ میں صحافت کی مکمل اور جامع معانی وتعریفات مختلف ڈکشنریز، انسائیکلوپیڈیا اور دیگر مصنفین کے حوالہ سے پیش کی گئی ہے۔اس باب کے دوسرے حصہ میں صحافت کی مختلف اقسام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔اس باب کے تیسرے حصہ میں اردو صحافت کے آغاز وارتقاء کو اہم ترین اردو اخبارات ورسائل کے حوالہ سے قلمبند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس کے تحت اس نقطہ کو ابھارا گیا ہے کہ روز ازل سے ہی انسان اپنے گردوپیش کے ماحول سے باخبر رہنے کی کوشش میں رہا اس کے لئے اخبار کو سب سے اہم ذریعہ مانا گیا ہے۔ ہندوستان میں صحافت کا آغاز ۱۷۸۰ء میں انگریزی اخبار سے ہوا۔اور اردو صحافت کا آغاز ۱۸۲۲ء میں ''جام جہاں نما'' سے ہوا۔اس کے بعد ملک کے طول وعرض سے جو اہم ترین اخبارات ورسائل جاری ہوئے انکا اجمالی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

باب دوم دور حاضر میں اردو صحافت کی اہمیت وافادیت کے عنوان سے ہے اس باب کے پہلے حصہ میں ہندوستان کے مختلف حصوں سے شائع ہونے والے اخبارات ورسائل کے حوالہ سے قومی یکجہتی میں اردو صحافت کے کردار پر

عرق ریزی کی جائے گی۔ دور حاضر میں صحافت ایک ایسا موضوع ہے جوحق و باطل کو آئینہ دکھاتا ہے اوراس کی رہنمائی بھی کرتا ہے۔ باب کے دوسرے حصہ میں اصلاح معاشرہ میں اردو صحافت کے کردار کو پیش کیا جائے گا۔ تیسرے حصہ میں دور حاضر میں اردو صحافت کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے یہ پیش کیا جائیگا کہ صحافت نے نوع انسانی کی کس طرح خدمت کی ہے اور آج بھی ہماری زندگی میں کس قدر ضرورت ہے۔

باب سوم اور چہارم مقالہ میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں یہ دونوں ہی باب دو۔ دو حصوں میں منقسم ہیں۔ ان باب کے پہلے حصہ میں اہم علماء صحافیوں کی حیات اوران کی صحافتی خدمات کو قلم بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان دونوں ہی باب کے دوسرے حصوں میں ایسے صحافیوں کی خدمات کا اجمالی جائزہ پیش کیا جائے گا جو طویل عرصہ تک اردو صحافت ے وابستہ رہے ہیں۔

باب پنجم کا عنوان ہندوستان کے اہم علمی اداروں کے رسائل و جرائد ہے۔ اس باب کا پہلا حصہ اردو اکادمیوں کی صحافتی خدمات، دوسرا حصہ غیر سرکاری تنظیمات کی صحافتی خدمات اور تیسرا حصہ دینی مدارس کی صحافتی خدمات پر مشتمل ہے۔ اس باب کے تینوں حصوں میں ان اداروں کی صحافتی خدمات کا اجمالی جائزہ پیش کیا جائے گا۔ آخر میں اخذ مقالہ کے تحت تحقیقی مقالے کے اہم نقطوں کو اختصار کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔ مقالہ کے ترتیب میں جن کتب، رسائل اور خبارات سے استفادہ کیا گیا ہےان کی تفصیل کتابیات میں دی جائے گی۔

مقاصد اور اہداف : Scope & Objective

اردو صحافت میں علماء اکرام کی خدمات اور انکے کردار کا تجزیہ کرنا۔ اردو صحافت کی ترقی و ترویج میں علماء اکرام کی شرکت اوران کے اثرات کو واضح کرنا۔ علماء اکرام کی صحافتی خدمات کے جیسے مختلف پہلو جیسے سیاسی، سماجی، مذہبی اور معاشی اثرات کا مطالعہ کرنا۔ اردو صحافت کے اہم ترین علماء اوران کے کاموں کی فہرست تیار کرنا۔ علماء کی صحافتی تحریروں اوران کے اثرات کا تجزیہ کرنا۔ تاریخ کے مختلف ادوار میں علماء اکرام کے کردار کا تاریخی جائزہ لینا۔

سابقہ تحقیق کا جائزہ :Review of Literature in this Area

اردو صحافت کی تاریخ پر مختلف محققین نے کام کیا ہے۔ جس میں علماء کی خدمات کا ذکر ملتا ہےمخلف محققین نے مخصوص صحافتی کردار کے حامل علماء پر تحقیقی مضامین اور کتابیں لکھی ہیں۔ مختلف رسائل اور اخبارات میں علماء کی صحافتی خدمات اوران

پر تبصرے موجود ہے۔سابقہ تحقیقات میں صحافتی کردار کے حامل علماء کی خدمات کو محدود دائرے میں دیکھا گیا ہے جبکہ اس مقالے کے تحت وسیع تر اثرات پر توجہ دی جائے گی۔

ضرورت اور اہمیت : Significance of the Study

علماء کی صحافتی خدمات کو مزید واضح کرنے سے اردو صحافت کی تاریخ میں ان کے کردار کو صحیح تناظر میں سمجھنے میں مدد ملے گی۔اردو صحافت اور خدمات کے شعبے میں جامع مطالعہ کی ضرورت ہے تاکہ علماء کے کردار کو بہتر سمجھا جا سکے۔علماء کی صحافتی خدمات اور کردار کو سمجھنے کے لئے مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

طریقہ ہائے تحقیق : Methods & Technique

(۱) تاریخی و تجزیاتی مطالعہ : اردو صحافتی خدمات اور علماء اکرام کا کردار اس کا مطالعہ کرنا۔

(۲) مواد کا تجزیہ : علماء کی تحریریں، مضامین اور اخبارات اور رسائل میں شائع شدہ مواد کا تجزیہ کرنا۔

(۳) انٹرویوز : صحافتی شعبے سے منسلک ماہرین، علماء اور دیگر متعلقہ شخصیات کے انٹرویوز حاصل کرنا۔

(۴) میدانی تحقیق : مختلف لائبریریوں، اخبارات کے دفاتر اور علمی اداروں کا دورہ کر کے مواد جمع کرنا۔

مجوزہ ابواب : Tentative Chapterisation

باب اوّل	اردو صحافت کا آغاز وارتقاء
باب دوّم	دورِ حاضر میں اردو صحافت کی اہمیت وافادیت
باب سوّم	۱۸۰۰ء سے ۱۹۰۰ء تک اردو صحافت میں علماء کا کردار
باب چہارم	۱۹۰۱ء سے ۱۹۶۰ء تک اردو صحافت میں علماء کا کردار
باب پنجم	ہندوستان کے اہم ترین علمی اداروں کے رسائل اور جرائد
باب ششم	کتابیات

صحافت سے وابستہ علماء اکرام کی فہرست

۱) مولانا ابوالکلام آزاد

۲) مولانا ابوالاعلیٰ مودودی

۳) مولانا ابوالوثناء اللہ امرتسری

۴) مولانا امداد صابری

۵) مولانا حسرت موہانی

۶) مولانا ڈاکٹر حامد الانصاری انجم

۷) مولانا ڈاکٹر حامد الانصاری غازی

۸) علامہ راشد الخیری

۹) علامہ سید سلیمان ندوی

۱۰) علامہ شبلی نعمانی

۱۱) مولانا ظفر علی خاں

۱۲) مولانا عامر عثمانی

۱۳) مولانا عبدالحلیم شرر

۱۴) مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی

۱۵) مولانا عبدالماجد دریابادی

۱۶) مولانا عبدالوحید صدیقی

۱۷) مولانا عبدالسلام بستوی

۱۸) مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی

۱۹) مولانا عمر دراز بیگ

۲۰) مولوی مجید حسن

۲۱) مولوی محبوب عالم

۲۲) مولانا محمد باقر

۲۳) مولانا محمد عثمان فارقلیط

۲۴) مولانا محمد علی جوہر

۲۵) مولانا محمد منظور نعمانی

۲۶) علامہ نیاز فتح پوری

مصادر ومنابع : Biblography

درج بالا تحقیقی مقالے کے لئے جن کتابوں، رسائل، میگزین، انٹرنیٹ اور جن اشخاص سے انٹرویولیا گیا ہوان کی فہرست پیش کی جائے گی۔

نگراں
ڈاکٹر ارشاد احمد خاں

مقالہ نگار
سراج انور محمد میراں